2 نظامِ ادائیگی

معیشت کے لیے نظامِ ادائیگی کی اہمیت کے پیشِ نظر ایس بی پی وژن 2020ء میں جدید اور مضبوط نظامِ ادائیگی کے قیام کو ایک کلیدی اسٹریٹجک ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ اسٹیٹ بینک کا مقصد ہے کہ پاکستان میں نظامِ ادائیگی کے نفوذ، کارکردگی، اختراع اور آپریشنز کو بہتر بنانا جائے، اس میں مالی استحکام کو خصوصی توجہ حاصل ہو، جو معیشت اور اس کی نمو کو مناسب انداز سے رواں رکھنے میں اپنا کردار ادا کرتا ہے۔ گذشتہ کچھ عرصے میں شعبہ نظامِ ادائیگی (پی ایس ڈی) نے ایس بی پی وژن 2020ء کو پورا کرنے کی غرض سے متعدد اقدامات کیے ہیں۔

2.1 پاکستان میں ادائیگی کا انفرااسٹرکچر

پاکستان میں بڑی مالیت کے نظامِ ادائیگی بین البینک ادائیگیوں، حکومت اور کارپوریٹ تمسکات اور دیگر اہم نوعیت کے لین دین کی کلیئرنگ اور تصفیے کے لیے سہولت فراہم کرتے ہیں۔ دوسری جانب خردہ نظامِ ادائیگی عوام کو ڈجیٹل مالی خدمات کی فراہمی کے سلسلے میں اہمیت اختیار کرچکا ہے، جس سے انہیں کسی بھی وقت اور کہیں بھی برقی لین دین میں مدد ملتی ہے۔ ملک میں ادائیگی اور تصفیے کے منظرنامے میں کلیدی کردار ادا کرنے والے اہم نظام اور ادارے درج ذیل ہیں:

- پاکستان میں بروقت بین البینک تصفیے کا نظام (پرزم، جو پاکستان میں بروقت مجموعی تصفیے کا نظام ہے)۔
- نیشنل انسٹی ٹیوشنل فیسی لٹیشن ٹیکنالوجیز (پرائیویٹ) لمیٹڈ۔ (نفٹ چیک کلیئر کرانے کی سہولت فراہم کرتا ہے)
- ون لنک (اے ٹی ایم، آئی بی ایف ٹی اور یوٹیلٹی بل ادا کرنے کی سہولت دیتا ہے)
- نیشنل کلیئرنگ کمپنی آف پاکستان (این سی سی پی ایل) (یہ ادارہ سرمایہ منڈیوں کو کلیئرنگ اور تصفیے کی خدمات فراہم کرتا ہے)

خردہ نظامِ ادائیگی میں متعدد برقی بینکاری مصنوعات، خدمات اور ذرائع جیسے اے ٹی ایم، پی او ایس نیٹ ورک، انٹرنیٹ بینکاری، موبائل بینکاری اور آئی وی آر / کال سینٹر بھی شامل ہیں۔

2.2 پاکستان میں ڈجیٹل ادائیگی کے نظام کا مختصر جائزہ

اسٹیٹ بینک کی جانب سے ڈجیٹل مالی خدمات (ڈی ایف ایس) کو فروغ دینے کی غرض سے اقدامات کے باعث پاکستان میں حالیہ برسوں میں بڑی مالیت اور خردہ نظامِ ادائیگی کے حوالے سے خاطر خواہ پیش رفت ہوئی ہے۔ ملک میں بلا نقد / ڈجیٹل ادائیگیوں میں اضافہ دیکھنے میں آیا ہے، جو ڈجیٹل ادائیگی کے پلیٹ فارمز اور بینکوں اور نظامِ ادائیگی آپریٹرز کو منڈی کے متعدد زمروں کے لیے خدمات کے متبادل ذرائع (اے ڈی سیز) کو بہتر بنانے کی غرض سے سازگار ضوابطی ماحول کے مرہونِ منت ہے۔ فی الوقت پاکستان میں 32 بینک، 11 خردمالکاری بینک (ایم ایف بیز)، دو تخصیصی بینک اور آٹھ ترقیاتی مالی ادارے (ڈی ایف آئیز) کام کررہے ہیں۔ ان اداروں کی ملک بھر میں 16066 برانچیں ہیں، جن میں سے 14970 (93.2 فیصد) آن لائن برانچیں ہیں۔ پاکستان میں ایک اے ٹی ایم سوئچ ون لنک، اور کاغذی وثیقوں کی ادائیگی کے لیے ایک خودکار کلیئرنگ ہاؤس نفٹ بطور نظامِ ادائیگی آپریٹر / ادائیگی فراہم کنندہ (پی ایس او / پی ایس پی) کام کررہے ہیں۔

بڑی مالیت کے نظامِ ادائیگی پر زم کے 43 براہ راست شرکا ہیں، جن میں 30 بینک، 2 تخصیصی بینک، 2 خردمالکاری بینک، 8 ترقیاتی مالی ادارے اور ایک غیر بینک ادارہ سینٹرل ڈپازٹری کمپنی شامل ہیں۔ پاکستان میں جون 2018ء کے اختتام پر اے ٹی ایم کی تعداد 14019 جبکہ پی او ایس کا نیٹ ورک 53511 مشینوں پر مشتمل تھا۔ فی الوقت 28 بینک / خردمالکاری بینک انٹرنیٹ بینکاری خدمات کی پیشکش کر رہے ہیں۔ 21 مالی اداروں کی طرف سے موبائل فون بینکاری خدمات اور کال سینٹر / آئی وی آر بینکاری کی پیشکش کی جا رہی ہے۔

2.2.1 لین دین کا تجزیہ

مالی سال 18 میں پرزم کے ذریعے ہونے والے لین دین کا حجم 1.7 ملین جبکہ اس کی مالیت 361 ٹریلین روپے رہی۔ صارفین کے لیے لین دین بذریعہ تھرڈ پارٹی کا حصہ بلحاظِ حجم سب سے زیادہ یعنی 1.3 ملین ہے، جس کی مالیت 24.6 ٹریلین روپے ہے، جبکہ بلحاظِ مالیت حکومتی تمسکات کے تجارتی لین دین کی مالیت بلند ترین یعنی 256.4 ٹریلین روپے ہے، اسکے بعد رقوم کی بین البینک منتقلی کا نمبر آتا ہے، جس کی مالیت کا حصہ 65.6 ٹریلین روپے ہے۔

2.2.2 برقی بینکاری لین دین

مالی سال 18ء کے دوران خردہ برقی بینکاری ذرائع یعنی بروقت آن لائن بینکاری (آر ٹی او بی)، اے ٹی ایم، پی او ایس، موبائل فون بینکاری، انٹرنیٹ بینکاری، کال سینٹرز / آئی وی آر بینکاری اور ای کامرس سے پراسس ہونے والے سودوں کی تعداد 756.4 ملین تک جا پہنچی جس کی مالیت 47.4 ٹریلین روپے تھی۔ آر ٹی او بی لین دین کا حصہ بلحاظِ مالیت 84.1 فیصد رہا، اور بلحاظِ حجم اس کا حصہ 21.9 فیصد رہا، جبکہ بلحاظِ حجم اے ٹی ایم کا حصہ سب سے بڑا یعنی 62.2 فیصد رہا اور مالیت میں حصہ 11.7 فیصد رہا۔

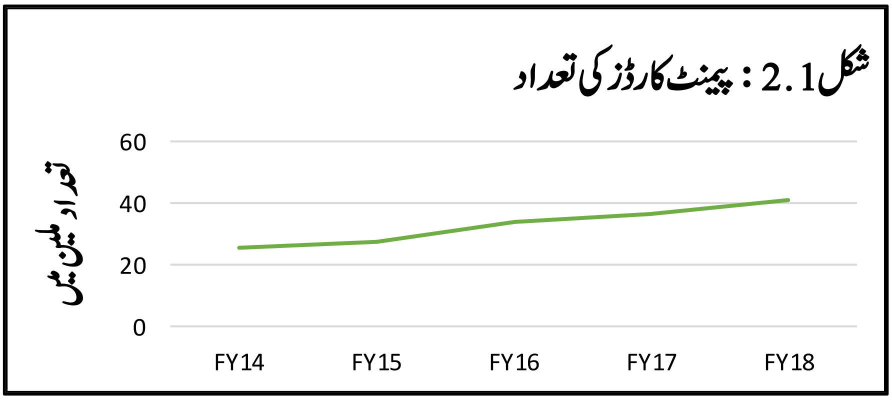

جون 2018ء کے اختتام تک پاکستان میں جاری شدہ پیمنٹ کارڈز (کریڈٹ، ڈیبٹ، سماجی بہبود اور پری پیڈ) کی کُل تعداد 40.9 ملین تک جا پہنچی ہے، جبکہ گذشتہ برس یہ تعداد 36.6 ملین تھی، جو 11.7 فیصد کی نمو کی عکاسی کرتا ہے۔ جاری شدہ ڈیبٹ کارڈز کی تعداد 21.7 ملین تک جا پہنچی ہے۔ مالی سال 18ء کے دوران 441.1 ملین لین دین میں ڈیبٹ کارڈز کا استعمال ہوا، جن کی مالیت 5.1 ٹریلین روپے تھی۔ دوسری جانب مالی سال 18ء میں جاری شدہ کریڈٹ کارڈز کی تعداد 1.4 ملین رہی جو 201.5 ارب روپے مالیت کے 35.5 ملین سودوں میں استعمال ہوئے۔

مالی سال 18ء کے دوران بذریعہ اے ٹی ایم لین دین کی تعداد 470.6 ملین رہی جس کی مالیت 5.5 ٹریلین روپے تھی۔ بذریعہ اے ٹی ایم زیادہ تر لین دین نقدی نکلوانے پر مشتمل رہا، جس کا حجم 446.7 ملین (94.9 فیصد) اور مالیت 4.84 ٹریلین روپے (87.2 فیصد) تھی۔ بقیہ تمام لین دین رقوم کی بینک کے اندر اور بین البینک منتقلی، یوٹیلٹی بلوں کی ادائیگی اور نقد/وثیقوں کے ڈپازٹ سے متعلق رہا۔ اے ٹی ایم لین دین کا اوسط حجم 11793 روپے رہا۔

پی او ایس کے ذریعے سودوں کی سالانہ تعداد 63.5 ملین رہی جن کی مالیت 297 ارب روپے تھی۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ تاجروں کو ادائیگی کے علاوہ 5 بینک پی او ایس سہولت کے ذریعے نقدی نکلوانے کی سہولت بھی فراہم کررہے ہیں، جبکہ جون 2018ء کے اختتام تک پاکستان کے 28 بینک ملک بھر میں انٹرنیٹ بینکاری سے رجسٹرڈ 3.1 ملین صارفین کو بذریعہ انٹرنیٹ ڈجیٹل مالی خدمات کی پیشکش کررہے ہیں۔ مالی سال 18ء کے دوران انٹرنیٹ بینکاری کی مدد سے ہونے والے لین دین کی تعداد 31.2 ملین رہی جس کی مالیت 1.2 ٹریلین تھی۔ ملک بھر میں 21 بینک / خردمالکاری بینک 3.4 ملین رجسٹرڈ صارفین کو موبائل فون / ایپ کے ذریعے بینکاری خدمات کی پیشکش کرتے ہیں۔ مالی سال 18ء کے دوران اس ذریعے سے ہونے والے سودوں کی تعداد 21.8 ملین جبکہ اس کی مالیت 409.8 ارب روپے رہی۔ بینکوں میں ای کامرس سے رجسٹرڈ مقامی تاجروں کی تعداد 1094 ہے۔ مزید برآں، صارفین کی جانب سے بذریعہ ای کامرس سودوں کی تعداد 3.4 ملین جبکہ اس کی مالیت 18.7 ارب روپے رہی۔

شکل 2.2: پرزم لین دین کا رجحان

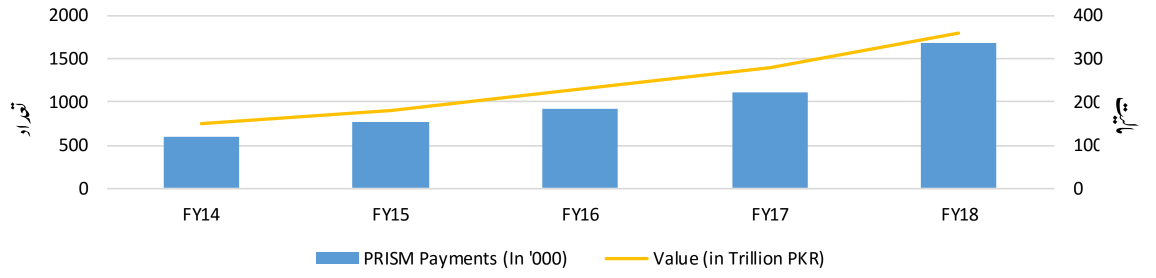

2.3 سرکاری نظام ادائیگی میں ہونے والی پیش رفتیں

ملک کے مجموعی نظام ادائیگی کا بیشتر حصّہ سرکاری ادائیگیوں اور وصولیوں پر مشتمل ہے۔ اسٹیٹ بینک وفاقی اور صوبائی حکومتوں کے ادائیگی انفراسٹرکچر کو خودکار بنانے کی غرض سے انہیں ضروری تکنیکی معاونت اور سہولت فراہم کرتا ہے۔ اس کا مقصد سرکاری نظام ادائیگی کی کارکردگی کو بہتر بنانا ہے، اور مؤثر، قابل بھروسہ، الجھنوں سے مبرّا مربوط آئی ٹی خدمات فراہم کرکے اسے نجی شعبے کے برابر لا کھڑا کرنا ہے۔ اس حوالے سے اسٹیٹ بینک کے کلیدی اقدامات میں ای چیک تطبیق، خدمات کی متبادل فراہمی (اے ڈی سیز) کے ذریعے ٹیکسوں اور ڈیوٹیوں کی آن لائن وصولی کا آغاز اور سرکاری ادائیگیوں میں چیک کا استعمال ختم کرنے کے منصوبے کا آغاز شامل ہیں۔

2.3.1 سرکاری ڈیوٹیوں اور ٹیکسوں کی بذریعہ اے ڈی سیز وصولی

اسٹیٹ بینک نے بذریعہ اے ڈی سیز ایف بی آر ڈیوٹیز اور ٹیکسز وصول کرنے کی خاطر ایف بی آر اور ون لنک کے اشتراک سے کامیابی کے ساتھ ایک طریقہ کار تشکیل اور نافذ کردیا ہے۔ اسٹیٹ بینک، ایف بی آر اور ون لنک نے 2 اکتوبر، 2017ء کو ایک سہ فریقی معاہدہ کیا تھا تاکہ ٹیکس دہندگان کو انٹرنیٹ بینکاری، اے ٹی ایم اور بینکوں کی موبائل ایپلی کیشنز کے ذریعے برقی ادائیگی کی سہولت میسر آسکے۔ 21 مارچ 2018ء کو اس طریقہ کار پر عملدرآمد کرنے سے قبل ایس بی پی، ایف بی آر اور ون لنک کی سطح پر اس کی مکمل جانچ پڑتال کی گئی۔ ٹیکس وصولی کا یہ آن لائن نظام ٹیکس گوشوارے جمع کرانے، ٹیکسوں کی ادائیگی، اسٹیٹ بینک سے تصفیے اور بعدازاں سرکاری خزانے میں اس کے اندراج اور تطبیق کو خودکار ماحول میں کرنے کی غرض سے شروع سے آخر تک سہولت فراہم کرتا ہے۔ کارکردگی کے اعتبار سے اس نظام سے حاصل ہونے والے فائدوں میں اسی روز تصفیے، اسٹیٹ بینک اور سرکاری خزانے کے مابین خودکار تطبیق، ٹیکس دہندگان کے لیے ٹریژری اور ادائیگیوں کی کمپیوٹرائزڈ رسیدیں (ای سی پی آرز) فراہم کرنے کی خاطر بلاکاغذ ای اسکرولز (لین دین کی تفصیلات) کی فراہمی شامل ہیں۔

اس اسکیم کے تحت ٹیکس گزار ایف بی آر کی (آئرس یا وی بوک) ویب سائٹ پر جاکر اپنے گوشوارے یا اپنی اشیا کی تفصیلات کے گوشوارے جمع کراتا ہے، جس پر اسے ادائیگی کی منفرد شناختی رسید (پیمنٹ سلپ آئیڈنٹٹی) ملتی ہے۔ پھر ٹیکس گزار اپنے بینک کے بلر ماڈیول، جہاں پر ایف بی آر بھی ایک بلر ہے، میں جاکر شناختی رسید کے نمبر درج کرتا ہے، جس سے اسے متعلقہ تفصیلات ملتی ہیں۔ ٹیکس ادائیگی کی تصدیق کے بعد ون لنک آئرس / وی بوک کے لیے ایک پیغام جاری کرتا ہے جس سے اس مخصوص شناختی رسید کے عوض ٹیکس رسید کی تصدیق ہوتی ہے۔ ٹیکس گزار آئرس پر اپنے گوشوارے جمع کراسکتا ہے یا ون لنک سسٹم سے جاری شدہ پیغام کے ذریعے اپنی اشیا کسٹمز سے کلیئر کراسکتا ہے۔ اگرچہ یہ نظام ابھی اپنی ابتدائی شکل میں ہے تاہم توقع ہے کہ ٹیکس گزاروں کا اعتماد اور بھروسہ ملنے پر اسے زیادہ سے زیادہ استعمال کیا جائے گا۔ حال ہی میں بینکوں کے صارفین کے لیے بھی اوور دی کاؤنٹر (او ٹی سی) سہولت فراہم کردی گئی ہے جس سے کارپوریٹ صارفین کو ٹیکس ادائیگی میں مدد ملے گی۔ قرین قیاس ہے کہ زیادہ تر ٹیکس ادائیگیاں بتدریج اس طریقہ کار کو استعمال کرتے ہوئے کی جائیں گی۔

آگے چل کر یہ سہولت صوبائی حکومتوں کے لیے دستیاب ہوگی جس سے انہیں اے ڈی سیز کے ذریعے ٹیکس اور ڈیوٹیز وصول کرنے میں مدد ملے گی۔ اگرچہ آن لائن وصولیوں کے لیے حکومتِ پنجاب کے محکمہ خزانہ کے ساتھ مذاکرات خاصے آگے بڑھ چکے ہیں تاہم دیگر صوبائی حکومتوں کے ساتھ مذاکرات کا آغاز مالی سال19ء میں کیا جائے گا۔ یہ منصوبہ ایف بی آر کے لیے پہلے سے نافذ شدہ ماڈل کی طرز پر وسیع البنیاد ہوگا۔ اس مقصد سے حکومت پنجاب کو ٹیکس گزاروں کا ایک پلیٹ فارم تشکیل دینا ہوگا تاکہ انہیں ون لنک اور کمرشل بینکوں سے منسلک کیا جاسکے۔ ادائیگیوں کے لیے چیک کے استعمال کو ڈائریکٹ کریڈٹ سسٹم پر منتقل کرنے کی غرض سے اسٹیٹ بینک کنٹرولر جنرل آف اکاؤنٹس (سی جی اے) اور اکاؤنٹنٹ جنرل پاکستان ریونیوز (اے جی پی آر) کے ساتھ بھی کام کررہا ہے، یہ اقدام عالمی بینک گروپ کی مالی اعانت سے چلنے والے منصوبے بعنوان "سرکاری مالی انتظام اور احتساب" کے تحت کیا گیا۔ پہلے مرحلے میں سرکاری ملازمین کی تنخواہیں اور پنشن ڈائریکٹ کریڈٹ سسٹم پر منتقل کی جائیں گی، جس کے تحت اے جی پی آر سے برقیاتی ہدایات موصول ہونے کے بعد استفادہ کنندہ کے اکاؤنٹ میں رقم فی الفور منتقل ہوجائے گی۔

2.4 کرنسی نوٹوں کے معیار اور کرنسی کے نظام کی کارکردگی

مذکورہ بالا ای پیمنٹ کے طریقے شروع کرنے کے باوجود نقد ادائیگی کا طریقہ ہی زیادہ استعمال میں رہا۔ مزید برآں مستقبل قریب میں چند عوامل کے باعث نقدی کی طلب بڑھنے کی توقع ہے، جن میں تیزی سے نمو پاتی معیشت، مخصوص سماجی و ثقافتی ترجیحات اور غیر رسمی معیشت شامل ہیں۔ اس پس منظر میں صاف اور اچھے معیاری اور سیکورٹی کے جدید تقاضوں سے آراستہ نوٹوں کی دستیابی ایس بی پی وژن کا حصّہ ہے۔ اس ہدف کے حصول کے لیے کیے جانے والے اقدامات میں کرنسی کے انتظام کی حکمتِ عملی کا نفاذ، نوٹوں میں تازہ ترین حفاظتی خصوصیات متعارف کرانا اور نوٹوں کے معیار اور پائیداری کو بہتر بنانے کے لیے اختراعی تکنیکیں تلاش کرنا شامل ہیں۔

2.4.1 کرنسی کے انتظام کی حکمتِ عملی

اسٹیٹ بینک نے 2015ء میں کرنسی کے انتظام کی حکمتِ عملی متعارف کرائی تھی، جس کا مقصد کرنسی کے انتظام کو دستی طریقے سے تبدیل کرکے خودکار بنانا تھا۔ یہ حکمت عملی اس لیے تشکیل دی گئی ہے کہ صاف ستھرے اور اصلی نوٹوں کو گندے، پھٹے ہوئے اور جعلی نوٹوں سے علیحدہ کرنے کی بینکوں کی استعداد بڑھ سکے۔ اس کے پہلے مرحلے میں بینکوں کو 500 اور اس سے زائد مالیت کے مشین سے تصدیق شدہ نوٹ عوام کو صرف 30 بڑے شہروں میں فراہم کرنے تھے۔ اپریل 2017ء میں اس حکمت عملی کے پہلے مرحلے کی کامیابی سے تکمیل کے بعد جولائی 2018ء سے ملک بھر میں اس کے دوسرے مرحلے پر عملدرآمد کردیا گیا ہے۔ اس اقدام سے بینکاری نظام سے جعلی نوٹوں کے اجرا کا امکان ختم ہوجائے گا اس کے ساتھ ساتھ زیرِ گردش نوٹوں کا معیار بہتر ہوگا۔ جون 2017ء سے بینکوں کی 8687 برانچیں اور 8963 اے ٹی ایم مشین سے تصدیق شدہ نوٹ فراہم کررہے ہیں۔

2.4.2 پولیمر کرنسی نوٹ کے امکان پر تحقیق

زیادہ مؤثر اور بہتر کارکردگی کے حامل کرنسی نوٹوں کی نشاندہی اور متعارف کرانے کے ہدف کے تحت اسٹیٹ بینک نے دنیا کی ایک بڑی پولیمر نوٹ ساز فرم کی خدمات حاصل کیں تاکہ پاکستان میں پولیمر کرنسی نوٹ متعارف کرانے کے امکانات کے حوالے سے تحقیق حاصل کی جاسکے۔ مشیروں نے ایس بی پی اور پی ایس پی سی کے چند ایک دورے کیے، جس میں متعلقہ حکام سے ملاقات کی اور پولیمر نوٹوں کے استعمال کے حوالے سے اس تحقیق کا ابتدائی جائزہ لیا۔ اس تحقیق میں پاکستان سیکورٹی پرنٹنگ کارپوریشن میں موجود طباعتی مشینری سے پولیمر نوٹ کی آزمائشی طباعت شامل ہوگی۔ اس آزمائشی طباعت سے پی ایس پی سی کی پولیمر کرنسی چھاپنے کی اہلیت کا عملی جائزہ لینے میں مدد ملے گی۔ اس تحقیق کی تکمیل دسمبر 2018ء میں متوقع ہے۔

2.5 پاکستان میں ڈجیٹل ادائیگیوں کو فروغ دینے کے لیے اسٹیٹ بینک کے اقدامات

اسٹیٹ بینک نے پیمنٹ انفراسٹرکچر کو ترقی دینے کی غرض سے متعدد اقدامات کیے ہیں، ساتھ ہی اس میں نجی شعبے کی شراکت کو فروغ دینے، تعامل بڑھانے اور عوام کو ادائیگی کے اور زیادہ ذرائع فراہم کرنے کے لیے سازگار ماحول فراہم کیا جارہا ہے۔ اسٹیٹ بینک کے اقدامات سے معیار بندی میں سہولت ملنے کے ساتھ ساتھ اے ڈی سیز کے فروغ سے ڈجیٹل مالی خدمات کی فراہمی اور نجی و سرکاری شعبوں میں شراکت داری کے آلات کی عملی کارگردگی میں اضافہ ہوا۔ ڈجیٹل مالی خدمات کو ترقی دینے کے لیے اسٹیٹ بینک کے چند اہم اقدامات درج ذیل ہیں:

2.5.1 آرٹی جی ایس (پرزم) کے استعمال کو فروغ دینا

اسٹیٹ بینک نے ملک بھر میں عوام بالخصوص تاجر برادری کو سہولت دینے کے لیے پرزم کے ذریعے تھرڈ پارٹی فنڈز منتقلی کی اجازت دیدی ہے تاکہ بڑی مالیت کی ادائیگیاں فی الفور اور مؤثر انداز میں ہوسکیں۔

2.5.2 این سی سی پی ایل پرزم کے خصوصی فریق کے طور پر

اسٹیٹ بینک نے این سی سی پی ایل کو پرزم نظام کا خصوصی فریق متعین کردیا ہے جس کا مقصد سرمایہ منڈی کے لین دین کے خالص بقایاجات کا تصفیہ پرزم میں کرنا ہے۔ یہ فیصلہ این سی سی پی ایل کے موجودہ کلیئرنگ کے عمل کو بہتر بنانے اور تصفیے سے منسلک خطرے کو کم کرنے کے لیے کیا گیا تھا۔

2.5.3 پرزم کے نئے آپریٹنگ رولز

اسٹیٹ بینک نے حال ہی میں تازہ ترین پرزم آپریٹنگ قواعد جاری کیے ہیں، جو بین الاقوامی معیارات سے ہم آہنگ اور پرزم کے کاروباری عمل سے متعلق ہدایات فراہم کرتے ہیں۔

2.5.4 نیشنل پیمنٹ گیٹ وے پروگرام

ایس بی پی نے ملک میں ادائیگیوں کے تعامل کو فروغ دینے کے لیے نیشنل پیمنٹ گیٹ وے پروگرام کا آغاز کردیا ہے۔ یہ پروگرام دو بنیادی اجزا پر مشتمل ہے، 1) مائیکرو پیمنٹ گیٹ وے برائے تعاملِ خردہ ادائیگی اور 2) خودکار منتقلی کا نظام، جو بینک کی بڑے پیمانے پر ادائیگیوں کے لیے آرٹی جی ایس نظام اور مربوط خودکار کلیئرنگ ہاؤس پر مشتمل ہوگا۔

2.6 کلئیرنگ آپریشنز

2.61 مرکزی محکمہ قومی بچت کے لیے کلئیرنگ ہاؤس کی رکنیت

اسٹیٹ بینک نے قومی بچت کے مرکزی ڈائریکٹوریٹ (سی ڈی این ایس) کو نفت کی براہ راست رکنیت کی اجازت دیدی ہے، جس سے بینکوں کو اپنے کاؤنٹرز پر سی ڈی این ایس کے پنشنرز بینیفٹ اکاؤنٹ اور سیونگ اکاؤنٹ سے متعلق پرافٹ کوپنز/ نقدی نکلوانے کی رسیدوں کی وصولی میں مدد ملے گی۔

2.6.2 رہنما خطوط برائے کلئیرنگ آپریشنز

اسٹیٹ بینک نے اہم امور سے متعلق رہنما خطوط جاری کر دیے ہیں، جن میں کلئیرنگ ہاؤس اور اس کے ارکان کا کردار اور ذمہ داریاں، مختلف کلئیرنگ بیچز کا تصفیہ اور کلئیر کرنے کا مقررہ وقت، آن لائن برانچوں کے حامل بینکوں کے لیے مرکزی کلئیرنگ، صارفین کے لیے زرِ تلافی کی پالیسی اور تنازع کے حل کا طریقہ کار شامل ہیں۔

2.6.3 بروقت مجموعی تصفیے (پرزم) کے ذریعے ون لنک کا برقی تصفیہ

اسٹیٹ بینک نے تصفیے کے خطرے کو کم کرنے اور کارکردگی بڑھانے کی غرض سے ون لنک کو خصوصی فریق متعین کیا ہے تاکہ بذریعہ پرزم اے ٹی ایمز، آئی بی ایف ٹی، پی او ایس اور یو بی پی ایس کا استعمال کرکے کلئیرنگ کی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہوا جاسکے۔ تمام رکن بینکوں پر لازم ہے کہ وہ اپنے موجودہ اور مستقبل کے کلئیرنگ تقاضوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اسٹیٹ بینک میں اپنے جاری کھاتوں میں مناسب رقوم / سیالیت رکھیں۔ اگر رکن بینک اپنے بقایاجات کا 15 منٹ میں تصفیہ نہ کرسکیں تو انہیں متعلقہ قوانین کے تحت تعزیری کارروائی کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے۔

2.7 قانونی اور ضوابطی فریم ورک

نظامِ ادائیگی اور رقوم کی برقی منتقلی کا ایکٹ 2007ء میں نافذ ہوا تھا، تاکہ ملک میں نظامِ ادائیگی کی نگرانی و سربراہی کے لیے اسٹیٹ بینک کو قانونی اساس فراہم کی جاسکے۔ اس کا بنیادی مقصد نظامِ ادائیگی کی کارکردگی، تحفظ اور اصابت کو بڑھانا تھا، ساتھ ہی اسٹیٹ بینک کو قواعد و ضوابط، رہنما خطوط، سرکلرز، ضمنی قوانین، معیارات یا ہدایات کے اجرا کا صوابدیدی اختیار تفویض کرنا تھا۔

2.7.1 رقوم کی برقی منتقلی کے ضوابط

اسٹیٹ بینک نے حال ہی میں رقوم کی برقی منتقلی (ای ایف ٹی) کے ضوابط کا اجرا کیا ہے، جو ارسال کنندہ اور استفادہ کنندہ کی کم سے کم معلومات درج کرتا ہے تاکہ ادائیگی کے پیغام شروع کرنے کے لیے ای ایف ٹی عمل شروع ہوسکے۔ صارفین کو رقوم کی برقی منتقلی کے لیے ای ایف ٹی کی سہولت سے اے ٹی ایم، انٹرنیٹ اور موبائل بینکاری کا استعمال کرتے ہوئے بینک اکاؤنٹس تک رسائی میں مدد ملتی ہے۔ مزید برآں یہ ضوابط ارسال کنندہ، پی ایس او/ پی ایس پی اور استفادہ کنندہ کی ذمہ داریوں، پیشگی اجازت کی حامل منتقلی، رقوم کی برقی منتقلی میں تاخیر یا غیر مجاز منتقلی پر زرِ تلافی کی پالیسی، اثاثے ظاہر کرنے کی شرائط، میعادی گوشوارے، تنازعہ حل کرنے کے عمل، ریکارڈ رکھنے اور رپورٹنگ کی شرائط کی نشاندہی کرتے ہیں۔

2.7.2 نظام ادائیگی ڈیز گنیشن فریم ورک

اسٹیٹ بینک نے پاکستان میں پی ایس اوز / پی ایس پیز پر بلا رکاوٹ فعالیت اور خطرے کا بہتر انتظام یقینی بنانے کی غرض سے نظام ادائیگی ڈیز گنیشن فریم ورک کا اجرا کر دیا ہے۔ نظام ادائیگی مالی بازار کے انتہائی اہم نوعیت کے انفراسٹرکچرز ہوتے ہیں جو مختلف مالی اداروں کے درمیان رقوم کی منتقلی میں سہولت فراہم کرتے ہیں، جبکہ عام طور پر ڈیز گنیٹڈ نظام ادائیگی نظامیاتی اعتبار سے اہم نظام ادائیگی (ایس آئی پی ایس) ہوتے ہیں۔ ایس آئی پی ایس کی وضع قطع یا اس کے آپریشنز میں کسی قسم کی خامی مالی منڈیوں کے کام کو متاثر کرتی ہے۔

2.8 مستقبل کا منظر نامہ

ٹیکنالوجی کے میدان میں نمایاں ترقی ہونے کے باعث دنیا بھر کے نظام ادائیگی میں بڑی تبدیلیاں وقوع پذیر ہو رہی ہیں۔ ملک میں مالیات تک ڈجیٹل رسائی بہتر بنا کر اسٹیٹ بینک نے معیشت میں نقدی کے استعمال کو ختم کرنے کے مقصد سے ٹیکنالوجی کے حصول کا آغاز کر دیا ہے۔ نقدی کے استعمال کے بغیر ادائیگیوں کے فروغ کے لیے موجودہ اقدامات، جنہیں نگرانی کے اقدامات اور اختراعی تخیلات سے تقویت ملی ہے، سے ملک میں ڈجیٹائزیشن کا عمل تیز کرنے میں مدد ملے گی۔ توقع ہے کہ درست پالیسی اقدامات سے ملک میں ادائیگیوں کی ڈجیٹائزیشن میں اضافہ ہو گا اور معاشی کارکردگی میں بہتری عوام کے لیے سود مند ہو گی۔